112304 ۔ خاوند بیوی سے دخول نہیں کر سکا اور بیوی بھی خاوند کو نہیں چاہتی کیا وہ خلع کر لے اور مہر اور اخراجات کا مطالبہ کرے ؟

سوال

میرے بھائی نے ایك لڑكی سے نكاح كیا اور منگنی كے ایك برس بعد رخصتی كے موقع پر (شب زفاف میں) بیوی نے میرے بھائی كو كہا مجھے ہاتھ مت لگاؤ میں تمہیں نہیں چاہتی میرے بھائی نے اس كے ساتھ دخول نہیں تو اس لیے میرا سوال یہ ہے كہ:
لڑكی كے گھر والے شرعی طور پر كتنی رقم كے مستحق ہیں كیونكہ شادی كے اخراجات تیس ہزار ڈالر سے بھی متجاوز ہیں جس میں مہر اور شادی كی تقریب اور لباس وغیرہ كے اخراجات شامل ہیں، یہ علم میں رہے كہ لڑكی اگر منگنی كی مدت كے دوران خلع یا علیحدگی كا مطالبہ كرتی تو تو اس كے اخراجات سے دس ہزار ڈالر سے تجاوز نہیں كرتے تھے.؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب نكاح ہو جائے اور خاوند بیوی كو اپنے گھر لے جانا چاہتا ہو تو بیوی كو اس كے ساتھ خاوند كے گھر جانا لازم ہے اور اس كے لیے خاوند سے اپنے آپ كو روكنا اور منع كرنا حرام ہو جاتا ہے.

كیونكہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

جب آدمی اپنی بیوی كو اپنے بستر پر بلائے اور وہ آنے سے انكار كر دے اور خاوند اس پر ناراضگی كی حالت میں رات بسر كرے تو صبح ہونے تك فرشتے بیوی پر لعنت كرتے رہتے ہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3237) صحیح مسلم حدیث نمبر (176).

اور اگر بیوی خاوند كو ناپسند كرتی ہے، اور اس كا دل خاوند كے ساتھ رہنے پر نہیں چاہتا تو اللہ تعالی نے اس كی اس سے نكلنے كی راہ بنائی ہے، اور وہ یہ كہ بیوی خاوند سے خلع طلب كرے اور خاوند كا دیا ہوا مہر واپس كر دے، تو اس صورت میں خاوند كو یہ خلع قبول كرنے اور اسے جدا كرنے كا حكم دیا جائیگا.

كیونكہ بخاری شریف میں حدیث مروی ہے:

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں:

" ثابت بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کرنے لگی:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ثابت بن قیس کے نہ تو دین میں کوئی عیب لگاتی ہوں اور نہ ہی اخلاق میں، لیکن میں اسلام میں کفر ناپسند کرتی ہوں "

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیا تم اس کا باغ واپس کرتی ہو ؟

تو اس نے کہا: جی ہاں.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم اپنا باغ قبول کر لو اور اسے ایك طلاق دے دو

صحیح بخاری حدیث نمبر (5273).

اور ابن ماجہ میں ہے:

" میں اس سے بغض کرتے ہوئے اس کی طاقت نہیں رکھتی "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2056) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور مہر سے زیادہ رقم کی ادائیگی کرنے پر بھی خلع ہو سکتا ہے جب خاوند اور بیوی آپس میں اس پر راضی ہوں جمہور اہل علم کا قول یہی ہے، اور ابو حنیفہ مالك شافعی رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے اور امام احمد کا بھی مذہب یہی ہے لیکن ان کے ہاں مکروہ اور صحیح دونوں روایتیں ہیں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" خاوند کے لیے جائز نہیں کہ وہ بیوی کو دیے گئے سے یادہ واپس لے "

یہ قول مہر سے زیادہ میں خلع کرنے کے صحیح ہونے کی دلیل ہے، اور اگر دونوں خاوند اور بیوی کسی چیز پر خلع کرنے میں تیار ہوں تو یہ جائز ہے، اکثر اہل علم کا قول یہی ہے.

عثمان اور ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم اور عکرمہ و مجاہد اور قبیصہ بن ذؤیب اور نخعی مالك شافعی اور اصحاب الرائے سے یہی مروی ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اس لیے اگر تمہیں ڈر ہو کہ یہ دونوں اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکیں گے تو عورت رہائی پانے کے لیے کچھ دے ڈالے اس میں دونوں پر کوئی گناہ نہیں البقرۃ (229).

ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" میں نے اپنے خاوند سے اپنے سر کو باندھنے والے سے بھی کم میں خلع کیا " تو عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ نے اسے جائز قرار دیا، اور اس طرح کا معاملہ مشہور ہوتا ہے لیکن پھر بھی کسی نے اس کا انکار نہیں کیا تو اس طرح یہ اجماع بن گیا اور علی رضی اللہ تعالی عنہ سے اس کی مخالفت صحیح ثابت نہیں ہے.

جب یہ ثابت ہو گیا تو پھرا خاوند کے لیے جائز نہیں کہ اس نے جو بیوی کو دیا ہے خلع کی صورت میں اس سے زائد لے سعید بن مسیب اور حسن، شعبی اور حکم اور حماد، اسحاق اور ابو عبید کا قول بھی یہی ہے، لیکن اگر وہ ایسا کرتا ہے تو مکروہ ہونے کے باوجود جائز ہو گا، لیکن امام ابو حنیفہ اور مالك اور شافعی رحمہ اللہ اسے مکروہ نہیں کہتے، امام مالك رحمہ اللہ کہتے ہیں:

میں اب تك یہی سنتا رہا ہوں کہ مہر سے زیادہ دے کر خلع کرنا جائز ہے " انتہی مختصرا

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (7 / 247).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور حنبلی مسلك میں مشہور یہی ہے کہ جواز اور ممانعت میں درمیانی راہ اختیار کیا جائے ان کا کہنا ہے کہ: خاوند نے جو بیوی کو دیا ہے اس سے زیادہ طلب کرنا مکروہ ہے، اور انسان کو اللہ کا تقوی و ڈر اختیار کرنا چاہیے، اگر عورت کی جانب سے غلطی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ خاوند جو چاہے طلب کرے، لیکن اگر غلطی اور کوتاہی خاوند میں ہو، اور اس کوتاہی کی وجہ سے اس کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو پھر اسے کچھ تخفیف کرنی چاہیے اور اس پر ہی اکتفا کر لے جو آسانی سے میسر ہو.

پھر یہاں غنی و مالدار اور فقیر و تنگ دست عورت میں بھی فرق ہے، اس کا بھی خاوند کو خیال رکھنا چاہیے " انتہی

دیکھیں: لقاء الباب المفتوح (8 / 25).

اس بنا پر آپ کے بھائی کے لیے مہر اور اس نے تقریب پر جو اخراجات کیے ہیں طلب کرنا جائز ہیں، خاص کر اگر عورت مالدار ہے، اور اگر وہ اس میں کچھ کمی کرے اور معاف کر دے تو یہ بہتر ہے.

یہاں ہم ایك تنبیہ کرنا چاہتے ہیں کہ عقد نکاح کے بعد والی مدت کو منگنی کا نام نہیں دیا جاتا بلکہ یہ عقد نکاح کا عرصہ شمار ہوتا ہے.

واللہ اعلم.